روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 96 | سوموار 27 ذی الحجہ۔ 1417ھ 5 ہجرت 1376ھش 5 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ موت کو یاد رکھنا ہے

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 34)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لوگوں کو لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھیں۔ عذاب سے پہلے ڈرنا چاہئے۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو لوط وغیرہ قوموں کا انجام کیا ہوا۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ دل اگر سخت بھی ہو، تو اس کو ملامت کر کے خشوع و خضوع کا سبق دے۔ ہماری جماعت کے لئے بہت ضروری ہے، کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اگر کوئی دعویٰ تو معرفت کا کرے، مگر اس پر چلے نہیں، تو یہ لاف و گزاف ہی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت دوسروں کی غفلت سے خود غافل نہ رہے اور ان کی محبت کو سرد دیکھ کر اپنی محبت کو ٹھنڈا نہ کرے۔ انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے۔ غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ آرزوؤں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی ہے۔ آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے اور یہی سلسلہ سچا ہے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہے، اس لئے دل کو جگا جگا کر متوجہ کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 96)

قرب الی اللہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قربانی کے معنی قریب کر دینے والے کے ہیں۔ اور قریب انسان اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اس بھٹی میں سے گزرتا ہے۔ ایک طرف اسے کہا جاتا ہے۔ کسی قسم کا لالچ اور حرص نہ کر۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ بیوی بچوں کو پال۔ ایک طرف کہا جاتا ہے۔ دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہ کر۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ اپنا اور اپنے لواحقین کی ضروریات کا انتظام کر۔ بظاہر یہ ایک ایسی مشکل ہے کہ جس کا حل نظر نہیں آتا۔

پھر اس کے حل کا کیا طریق ہونا چاہئے؟ وہی جو حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کیا کہ وہ بظاہر آگ میں کودے۔ مگر دیکھا کہ وہ آگ نہیں بلکہ گلزار تھا۔ جب انسان خدا پر توکل کر کے کودتا ہے۔ تو گو اس وقت معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہوگا۔ اور ایسا خیال کرتا ہے کہ اس مشکل کا حل ہی نہیں۔ مگر کودنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو ایسی آسان اور سادہ بات ہے، کہ اس کے متعلق حل کا لفظ ہی استعمال کرنا بے وقوفی ہے۔ جیسا کہ جب سورج چڑھا ہوا ہو تو یہ کہنا کہ بتاؤ سورج کہاں ہے بے وقوفی ہے۔ پس اس وقت اس میں اخفا ہی نہیں رہتا یعنی یہ حالت جب انسان پر گزرتی ہے۔ اور جب وہ دین اور دنیا کے دونوں رستوں کے اندر سے گزرتا ہے جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ ہیں وہ قربانیاں جو قرب الی اللہ کے لئے ضروری ہیں۔ تم یہ مت خیال کرو کہ تم میں کمزوریاں ہیں اور تم بہت سے گناہوں سے بچ نہیں سکتے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں سے گزرنے والا جب

باقی صفحہ 7 پر

ولادت باسعادت

○ محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یکم مئی 1997ء کو مجھے پہلے پوتے سے نوازا ہے۔ نومولود عزیزم مکرم صاحبزادہ مرزا توصیف احمد محمود کا بیٹا ہے۔ جس کا نام مرزا غلام احمد توقیر تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا پڑپوتا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا پڑنواسہ اور نواب شاہد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور اپنے فضل سے لمبی فعال عمر عطا کرے۔ آمین۔

نکاح

○ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ۔ انچارج رشتہ ناطہ ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بھتیجی عزیزہ امتہ الشکور صائمہ بنت مکرم شیخ محمد حلیم صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم شیخ محمد احسن محمود صاحب ولد مکرم شیخ صدیق احمد صاحب دنیا پور۔ /50000 روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ اس نکاح کا اعلان مورخہ 97-4-24 بروز جمعرات بیت المبارک بعد عصر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے کیا۔

دلہن محترم شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور کی پوتی اور محترم چوہدری محمد افضل بٹ صاحب اوکاڑہ کی نواسی ہے جبکہ دولہا محترم شیخ اشفاق احمد صاحب دنیا پور کا پوتا اور محترم شیخ مشتاق احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حیدر بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد علی باجوہ صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ حال دار النصر ربوہ مورخہ 26 اپریل 1997 اپنے مولائے حقیقی کو پیاری ہو گئیں۔ ان کا جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عبد العزیز بھامڑی صاحب سابق محتسب دفتر امور عامہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم امجد احمد باجوہ صاحب دار النصر کی والدہ تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- ہجرت 1376 ہش   5 - مئی 1997ء

خدا کی راہ میں قربانی

ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے آرام اور آسائش میسر ہو۔ اس کے پاس وافر مال ہو جسے وہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ سب کچھ میسر ہوتا ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے آرام اور اپنی آسائش کی پرواہ نہیں کرتے انہیں یہ خواہش بھی پیدا نہیں ہوتی کہ ان کے پاس اموال زیادہ ہوں لیکن یہ اس لئے کہ یا تو شروع ہی سے انہیں یہ چیزیں میسر نہیں اور کبھی میسر نہیں ہوئیں اور انہوں نے کبھی یہ سمجھا ہی نہیں کہ ان باتوں کے لئے تگ و دو کرنے سے مل سکتی ہیں۔ ایک رنگ میں ان کی مایوسی کی سی کیفیت ہوتی ہے اگرچہ وہ اظہار تو مایوسی کا نہیں کرتے۔ لیکن جس دل میں بہتر زندگی گذارنے اور آگے بڑھنے کا شوق نہ ہو اسے عام طور پر دل مردہ ہی کہا جاتا ہے۔ لیکن جن کے پاس آرام و آسائش اور اموال موجود ہیں انہیں یہ خیال بہت کم کم آتا ہے کہ یہ مستقل رہنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ اموال بھی چھن سکتے ہیں اور آرام و آسائش بھی۔ لوگ بڑی اچھی زندگی گذارتے ہوئے ایسے حالات سے دوچار ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں جہاں وہ زندگی سے بیزار ہو جائیں۔ نہ صرف یہ کہ آرام و آسائش ان کے پاس نہیں رہتے بلکہ زندگی اجیرن ہو جاتی ہے وہ جس بات میں ہاتھ ڈالتے ہیں نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ آگے بڑھنے کی کوشش کریں بھی تو یوں لگتا ہے وہ پیچھے کی طرف چل رہے ہیں۔ نہ صرف وہ اموال جو پہلے ان کے پاس تھے وہ ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ وہ مزید اموال حاصل کرنے کی کوشش کریں تو انہیں کامیابی نہیں ہوتی۔ جب تک انسان آرام دہ زندگی بسر کر رہا ہے اور اسے آسائشیں حاصل ہیں۔ اس کے لئے یہ سمجھنا آسان نہیں کہ یہ کیفیت ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن اگر وہ ان امور پر غور کرے اور اگر اپنے ماحول کا مطالعہ کرے تو اسے اس بات پر اعتبار آنے لگے گا کہ یہ تو آنی جانی باتیں ہیں۔ کسی کے پاس ہیں کسی کے پاس نہیں۔ جن کے پاس نہیں انہیں کسی وقت یہ باتیں مل سکتی ہیں اور جن کے پاس ہیں ان سے یہ باتیں چھن سکتی ہیں۔ گویا کہ یہ لذات فانی ہیں اور نہ صرف فانی ہیں بلکہ جب تک انسان کو میسر ہوتی ہیں عام طور پر اسے اس کے مقصد حیات سے پرے ہٹا دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف اور اس کے دین کے احکام کی طرف اس کا دھیان بھی کم جاتا ہے۔ کم کم لوگ ایسے ہیں جنہیں آرام و آسائش بھی میسر ہیں اور اموال بھی۔ اور اس کے باوجود ان کی نگاہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف رہتی ہے۔ اور وہ دین کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے پاس آرام و آسائش نہیں۔ اموال بھی نہیں وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے بغیر بھی ان کی زندگی خاصی بہتر ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں مطمئن ہوتے ہیں کہ جو اصل مقصد حیات ہے اسے حاصل کرنے کی طرف ان کے قدم بڑھ رہے ہیں۔ وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرتے ہیں اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس میں سے جو کچھ ان سے مانگا جاتا ہے وہ دینے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب دیتے ہیں تو انہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے دیا ہے وہ ضائع نہیں ہوا۔ اس کا اجر انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا۔ اور اتنا زیادہ ملے گا کہ وہ حیران رہ جائیں گے۔

جب خدا تعالیٰ انسان سے کچھ قربانی مانگتا ہے تو اس قربانی کے بدلے میں اسے اتنا کچھ دیتا ہے کہ وہ حیران رہ جاتا ہے۔ اور پھر جب وہ دیتا ہے اور قربانی کے بدلے میں دیتا ہے تو وہ چیز کبھی ضائع نہیں ہوتی وہ ہمیشہ رہنے والی ہوتی ہے۔ اور ایک لحاظ سے اسے پہلے سے بہت بہتر بنا دیتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیسے کیسے مطالبے کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اصولی طور پر تو یہ بتایا جاتا ہے کہ جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے تم اس کے لئے خرچ کرو۔ عام طور پر تو انسان کی نظر مال پر ہی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مال دیا ہے لیکن اگر وہ ذرا سا غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ مال کے علاوہ بھی اس نے بہت کچھ دیا ہوا ہے بلکہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے وہ اسی کی دین ہے۔ ہمارا وقت اسی کا دیا ہوا ہے۔ ہماری عزت ہمیں اسی سے ملی ہے ہماری جو بھی لذتیں اور جو بھی آرام ہمیں میسر ہیں اور ہمارا جو مرتبہ بھی ہے اور جو بھی ہماری وجاہت ہے اور جو بھی ہمیں وقار کے طور پر ملا ہے وہ سب اسی نے دیا ہے۔ وہ جب چاہے ان چیزوں میں سے کوئی سی بھی واپس لے لے۔ ہمارا اس میں کیا اختیار ہے۔ لوگوں کی عزتیں لٹ جاتی ہیں۔ لوگوں کی لذتیں اور آرام ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کی کرسیاں چھن جاتی ہیں ان کے مرتبے اور ان کی وجاہتیں خاک میں مل کر رہ جاتی ہیں۔ باوقار انسان بے وقار ہو جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ دیتا ہے اور جس قدر چاہے واپس لے لیتا ہے۔

پس اگر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ملتا سب کچھ خدا سے ہے۔ اور جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہی دراصل ہمارا ہوتا ہے۔ باقی چیزیں تو وقتی اور فانی طور پر اپنے آپ کو ختم کر دیتی ہیں جو کچھ خدا کے لئے خرچ کیا ہے اسے دوام حاصل ہے۔ نہ صرف اسے دوام حاصل ہے بلکہ اسے ضربیں لگتی رہتی ہیں یعنی وہ بڑھتا رہتا ہے خدا تعالیٰ کے ہاں کس چیز کی کمی ہے۔ وہ جتنا کسی کو چاہے دے سکتا ہے۔

پس یہ بات قابل غور ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے یہ خدا تعالیٰ کی دین ہے اور اس میں سے جو کچھ بھی اور جتنا کچھ بھی خدا تعالیٰ مانگے وہ بشاشت قلب سے دیا جانا چاہئے اور اس یقین کے ساتھ دیا جانا چاہئے کہ یہ قربانی جو ہم سے خدا تعالیٰ نے مانگی ہے اس کے عوض وہ ہمیں بہت کچھ دے گا۔ اگر ہم اپنے دل میں یہ یقین پیدا کر لیں تو ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے پر نہ صرف ہمیشہ آمادہ رہیں بلکہ ہمارا دل اس تلاش میں رہے کہ کہاں کہاں قربانی کی جا سکتی ہے اور بشاشت کے ساتھ ہم قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ ایسا کرنا نیت اور عزم چاہتا ہے۔ اور نیت اور عزم یقین سے پھوٹتے ہیں اس لئے اگر ہم اپنے دل میں واقعی یہ یقین پیدا کر لیں کہ قربانی کرنے سے ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو کچھ ہم دیتے ہیں اس سے بڑھ کر واپس ملتا ہے تو یہ بات نیت اور عزم کا باعث بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

دیا ہے جس نے بے مانگے بہت کچھ
بھلا وہ مانگنے پر کیوں نہ دے گا
مگر اس سے وہی لے گا تو لے گا
سلیقہ جس کو آ جائے دُعا کا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

ہر کہ را دولتِ ازل شد یار
کارِ او شد تذلّل اندر کار

جسے لازوال دولت مل جاتی ہے اس کا کام ہربات میں عجز وانکسار ہوتا ہے۔

آں سعیداں لقائے او دیدند
کہ بلاہا برائے او دیدند

ان خوش قسمتوں نے اس کے چہرہ کو دیکھ لیا جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھائیں۔

آبرو ریختہ پئے آں شاہ!
دل زِ کف و از سر او فتادہ کلاہ

اس بادشاہ کے لئے انہوں نے اپنی عزت قربان کردی دل ہاتھ سے گیا اور ٹوپی سر سے اتری

گر نیابند سوئے یار گزر
از غمش جاں کنند زیر و زبر

اگر وہ محبوب کی طرف رستہ نہیں پاتے تو اس کے غم میں اپنی جان زیروزبر کردیتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں فرماتے ہیں۔

کہ جوں جوں انسان کو لازوال دولت ملنی شروع ہوتی ہے اس کے دل میں عجز اور انکسار پیدا ہونے لگتا ہے چنانچہ اس کی ہربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عاجز اور منکسر المزاج انسان ہے اور یہ ہوتا اس لئے ہے کہ اسے لازوال دولت صحیح راستے پر چلنے کے لئے راہنمائی کرتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں جنہیں اس کے احکام کی پیروی کے سلسلے میں قدم قدم پر دشواریاں پیش آتی ہیں اور خاص طور پر غیروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ جب خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لیتے ہیں تو تمام دشواریوں کو برداشت کرنا ان کے لئے نہ صرف آسان ہو جاتا ہے بلکہ وہ نہایت بشاشت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے چاہے اس کی مال کی قربانی ہو یا عزت کی یا جان کی وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن جاتا ہے وہ اپنی دستار کی پرواہ نہیں کرتا اور اسی طرح اپنے جبّے کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اس کے دل میں ایک ہی خیال جاگزیں ہوتا ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی عزت دنیا میں قائم ہو اور یہی کچھ کرنے کے لئے وہ اپنی جان تک کی بازی لگا دیتا ہے۔ اگر اسے محبوب کی طرف رستہ نہ ملے یعنی وہ اس پر جاتے ہوئے اپنے آپ کو مجبور پائے کہ لوگ اسے قدم تک نہ اٹھانے دیں تو وہ اپنی جان بھی اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ ساری خوبیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتے ہیں اور جن کے دل میں اس کی صفات کا یقین پیدا ہو جاتا ہے اور جو نہایت صفائے قلب سے اس کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہ اپنا مال و دولت اور اپنی عزت بلکہ جان تک قربان کردیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مجاہدین تحریک جدید

○ تحریک جدید کے دفتر اول کے (وفات یافتہ) مجاہدین کی قربانی کو قیامت تک زندہ رکھنے کے بارہ میں ہمارے موجودہ امام نے 5- نومبر 1982ء کے خطبہ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ۔

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ دین حق (ناقل) کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔ اور ایک دن بھی ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں"۔

پیارے امام کی اس خواہش کے پیش نظر اکثر مخلصین جماعت نے اپنے (وفات یافتہ) بزرگوں کے کھاتے بحال کروا دیئے ہیں۔ تاہم بعض (وفات پانے والوں) کے کھاتے ابھی توجہ طلب ہیں۔ جن احباب جماعت کے بزرگ دفتر اول کے مجاہد تھے اور انہوں نے تاحال کھاتے بحال کرنے کا اہتمام نہیں کیا وہ جلد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید سے رابطہ قائم فرماکر اپنے (وفات یافتہ) بزرگوں کے کھاتے بحال کروائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

یادماضی

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے اعزاز میں

چائے پارٹی سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا خطاب

قادیان میں 13 ماہ صلح (جنوری 1947ء) آج بعد عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں وکالت تبشیر کی طرف سے جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مربی گولڈ کوسٹ افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امام جماعت الثانی نے بھی شرکت فرمائی۔ چائے نوشی اور تلاوت کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب وکیل التبشیر نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب مبشر صاحب نے مختصر تقریر میں دیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت الثانی نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی آمد کی ان علامتوں میں سے جو (کلام الٰہی) نے بیان کی ہیں۔ ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس وقت وحشی غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ اقوام میں بھی بیداری پیدا ہو جائے گی۔ دنیا میں ہمیشہ ہی ہر زمانہ اور دور میں کوئی نہ کوئی قوم بیدار ہوتی رہی ہے۔ اور پستی سے نکل کر بام رفعت پر پہنچتی رہی ہے۔ مثلاً مغل۔ عرب اور بربری اقوام ایک وقت ذلت کے عمیق گڑھے میں تھیں۔ مگر ان پر ایک وقت ایسا بھی آیا۔ کہ وہ ساری دنیا پر چھا گئیں۔ پہلے زمانہ میں قومیں انفرادی طور پر بیدار ہوتی رہی ہیں۔ ایک وقت میں ایک عروج پر تھی۔ تو دوسرے وقت میں دوسری بام رفعت پر۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ایک ہی زمانہ میں ساری قومیں بیدار ہو گئی ہوں۔ یہ نظارہ کہ بیک وقت ساری قوموں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہو۔ کلام الٰہی کے مطابق صرف حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں ہی دکھائی دیتا ہے۔

اسی زمانہ میں دنیا کی ساری قومیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہوئیں۔ اور پست سے پست اقوام میں بھی بیداری کے آثار پیدا ہوئے۔ سانسی آوباسی اور دیگر اچھوت اقوام جن کو کبھی سڑکوں پر چلنے کی اجازت بھی نہ ملتی تھی۔ اب حکومت میں کانگرس اور مسلم لیگ کی ہم جلیس ہیں۔ اور ہر قوم خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی ان کو اپنے میں شامل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور انہیں بھائی بنانے کے آرزومند ہیں۔

ہندوستان سے باہر افریقہ کا ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو لاکھوں لاکھ برس سے تاریکی اور ظلمت کے عمیق گڑھے میں گرا ہوا تھا۔ اور کبھی بھی اس میں بیداری پیدا نہ ہوئی تھی۔ مگر اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو توفیق بخشی ہے کہ ان کو بیدار کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ عیسائیوں کے مقابل پر جو وہاں غلامی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے نہایت کمزور ذرائع کے باوجود غیر معمولی فتح حاصل کی ہے حتیٰ کہ عیسائیت کی اشاعت ہی بند ہو گئی ہے۔ چنانچہ چرچ آف انگلینڈ کو سخت تشویش ہوئی۔ اور اس نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک وفد بھیجا۔ جس نے یہ رپورٹ کی۔ کہ عیسائیت کی اشاعت احمدی مربیان کی مقبولیت کی وجہ سے رک گئی ہے سو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں سب اقوام کی بیداری کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ان میں بیداری پیدا کرنے کی ہمیں بھی توفیق بخشی۔ (-) حالانکہ وہ قومیں جن کی تعداد ہم سے کہیں زیادہ ہے۔ انہیں یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس کو ہم نے وہاں قائم کرنا ہے۔ آپ نے سن لیا ہے۔ کہ وہاں مربیان کی کس قدر شدید ضرورت ہے۔ مگر سردست ہم سو ڈیڑھ سو مربی وہاں بھجیں۔ تب بھی ایک ایک علاقہ میں صرف ایک مربی رکھا جا سکتا ہے۔ پس میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ان فیوض میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ کھول دیا ہے۔ اور افریقن لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف راغب کر دیا ہے اور عیسائیوں کی شان و شوکت اور ظاہری آرائش کے باوجود احمدی مربیان کی طرف زیادہ توجہ دیتے اور ان کی باتوں کی طرف زیادہ دھیان دیتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو چاہئے کہ اس سعادت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔ اور اپنی زندگیاں راہ خدا میں وقف کرکے اس سعادت سے بہرہ ور ہوں۔

(الفضل قادیان 15- جنوری 1947ء)

○○○

ضروری گزارش

یادرفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کردیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کردیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یادرفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں ہی کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہو گی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور بچے

حضرت صاحب اپنے قول اور اپنے فعل سے تمام افراد جماعت کی تربیت فرما رہے ہیں۔ احمدیہ ٹی وی پر حضرت صاحب بچوں کے ساتھ ہر ہفتے کے روز ایک گھنٹہ گزارتے ہیں۔ شروع میں یہ پروگرام دیکھ کردل پر بوجھ محسوس ہوتا تھا کہ دینی لحاظ سے اتنے کم علم اور عدم تربیت یافتہ بچے امام وقت کے سپرد کرکے آپ کے قیمتی وقت کو ضائع کیا جارہا ہے کیونکہ جس بچے سے بھی امام جماعت چھوٹے سے چھوٹا سوال پوچھتے وہ بچہ یا خاموش رہتا یا غلط جواب دیتا اور پھر حضرت صاحب فرماتے کہ سوچ لو تمہارے امی ابو سن رہے ہوں گے کسی کو کہتے شرم کرو کس دادا کے پوتے ہو وغیرہ اور یہ الفاظ والدین کے لئے ایک تازیانہ ثابت ہوئے۔ شروع میں حضرت صاحب بچوں کو عربی کی چھوٹی چھوٹی دعائیں اور ساتھ نام اللہ کے...... اور میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں بار بار دہراتے اور بچے صحیح طرح ادا نہیں کرپاتے تھے اور اب حضرت صاحب کی دعا' آپ کی قوت قدسیہ آپ کے حسن تدبیر سے بچے بڑے بڑے سوالات کے جوابات دینے اور دعائیں یاد کرکے سنانے لگے ہیں۔ حضرت صاحب ان کو طوطے مینا کی کہانی سنانے کے بجائے انبیاء کی کہانیاں سنا کر ان کی دینی و علمی ذہنی اور اخلاقی استعدادوں کو بیدار اور بلند تر کرنے لگے بعض اوقات حضرت صاحب بڑی بڑی باتیں بتاتے ہیں اور کبھی چھوٹی سے چھوٹی بات کی تہہ تک بچوں کی عقلوں کو دوڑاتے ہیں کیونکہ حضرت صاحب کے سامنے ان بچوں کی بلند تر منازل ہیں۔ آپ کے سامنے حضرت بانی جماعت کا بچپن حضرت امام جماعت الثانی کا بچپن اور آئمہ سلف کا بچپن ہے جبکہ وہ بچپن ہی سے حکمت و معرفت کی باتیں کرتے تھے۔

حضرت صاحب نے لندن کے بچوں میں ایک حیرت انگیز روحانی انقلاب پیدا کردیا ہے وہ بچے جو دینی علم سے بالکل نابلد تھے اردو یا بالکل نہیں جانتے تھے یا بالکل معمولی سی جانتے تھے اب تو بیت بازی کرتے ہیں جس میں عربی اور اردو کے اشعار درثمین کلام محمود اور عربی قصیدے سے پڑھتے ہیں اور وہ بھی ترنم سے۔ سن کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے کہ یہ وہ بچے ہیں جن کو چھوٹے چھوٹے سوال چھوٹی چھوٹی دعائیں یاد نہیں ہوتی تھیں جو انگریزی ماحول میں پلے بڑھے بقول شخصے جو ہنستے بھی انگریزی میں ہیں اور روتے بھی انگریزی میں ہیں اور یہ بچے اس قدر تیز نکلے کہ سب کچھ خوشی خوشی یاد کرنے لگے۔ حضرت صاحب کی عقابی نگاہ بچوں کے اٹھنے بیٹھنے پر بچوں کی وضع قطع اور لباس پر بھی ہوتی ہے جس پر ساتھ ساتھ اپنی پسند نہ پسند کا اظہار بھی فرما دیتے ہیں چنانچہ وہ بچے جن کو دین حق کی اقدار کا علم اور احساس نہ تھا اب دین حق کی تعلیم کے مطابق لباس پہنتے ہیں لڑکے سر پر ٹوپی اور لڑکیاں دوپٹہ اوڑھنے لگی ہیں۔

لندن کے والدین کو بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا پوری طرح احساس ہو چکا ہے اس لئے لندن کے دور نزدیک سے اس قدر بچے بچیاں پروگرام میں شرکت کرتے ہیں کہ کمرے میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی۔

یہ بچے نہایت خوش قسمت ہیں جو براہ راست حضرت صاحب کی زیر تربیت ہیں۔ اور یہ پروگرام تمام دنیا کے بچوں اور ان کے والدین کے لئے نشان راہ ہے۔

(روحانی مائدہ از لجنہ اماء اللہ لاہور)

○○○

یادرفتگان

حافظ سید محمد انور صاحب

سید قیصر احمد

میرے والد صاحب حافظ سید محمد انور صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ مورخہ 25۔ جنوری 1997ء بروز ہفتہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی عمر 75 برس تھی آپ 16۔ جنوری بغرض ویزا اسلام آباد میں امریکہ کی ایمبسی میں موجود تھے کہ ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں 9 روز تک ہسپتال میں رہے اور مورخہ 25۔ جنوری کو شام 7 بجے مولائے حقیقی سے جاملے۔

والد صاحب صوبہ بہار کے شہر مونگھیر میں بتاریخ 4۔ مارچ 1922ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے حاصل کی۔ 1939ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم کے دوران حفظ کلام الٰہی کا بھی سلسلہ جاری رکھا۔ اور خدا کے فضل سے نہایت کم عمری میں کلام الٰہی حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی والد صاحب سنایا کرتے تھے کہ جب میں کلام الٰہی حفظ کر رہا تھا تو سستی یا غفلت کی صورت میں آپ کے والد صاحب پریشان ہو جایا کرتے تھے اور سخت الفاظ میں تنبیہ کیا کرتے تھے کہ بیٹا میں تمہیں بار بار اس لئے کلام الٰہی حفظ کرنے کے لئے نہیں کہتا کہ تمہیں خیال ہو کہ تم حافظ ہو گے تو خدا تعالیٰ کے حضور حافظ ہونے کی صورت میں ہماری بخشش بھی ہو گی۔ یہ تو تمہاری اپنی عاقبت کی درستگی کی بات ہے۔

والد صاحب نے 1946ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے آنرز کیا۔ پھر سرکاری ملازمت اختیار کرلی۔ دوران ملازمت ترقی کے امتحانات بڑی تیزی سے پاس کرتے ہوئے۔ فارن آفس میں سیکشن آفیسر کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔

دنیاوی لحاظ سے بہت اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے اور بیرون ملک بھی سرکاری ملازمت کے سلسلے میں رہے لیکن اس سارے عرصے میں جماعت اور امامت کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم رکھا۔ بعد میں وزارت تجارت میں ٹرانسفر ہو گئے۔ اپنی دیانت اور راست گوئی میں اتنے مشہور تھے کہ باوجود اس کے کہ اس محکمے میں غیر قانونی ذرائع آمدنی کے بہت مواقع تھے' آپ کو شرافت کی ایک مثال سمجھا جاتا تھا۔ اپنی دیانت داری اور جانفشانی کی عادت نے ہی انہیں ترقی کے بہت سے مراحل بآسانی طے کروادئے اور بفضل خدا وزارت تجارت میں ڈپٹی کنٹرولر کے عہدے پر پہنچے اور اسی عہدے پر ریٹائر ہوئے۔

آپ اپنی شخصیت اور کردار کی وجہ سے غیراز جماعت دوستوں میں بھی بہت ہردل عزیز تھے بلکہ مثالی حیثیت میں نمایاں رہے۔ بوقت جنازہ جو بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مربی صاحب سلسلہ نے پڑھایا بہت کثیر تعداد غیراز جماعت دوستوں کی بھی تھی جنہوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

1979ء میں ہماری والدہ صاحبہ کی اچانک وفات ہو گئی تھی۔ اس وقت ہم بچے ابھی چھوٹے تھے اور تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ہماری تربیت اور دیکھ بھال اس طرح سے کی ہر مرحلہ پر یہ کوشش کرتے کہ ہمیں والدہ صاحبہ کی کمی محسوس نہ ہونے پائے۔ ہر معاملے میں شفقت اور محبت سے مشورہ دیتے اور کوشش کرتے کہ والد کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے مدد اور راہ نمائی کی جائے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی میں رہائش پذیر ہوئے حلقہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے انتہائی سرگرم رکن تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصے لیتے لیکن ہمیشہ یہ کوشش کرتے کہ اس دینی خدمت کا سرعام اظہار نہ ہو۔ دعوت الی اللہ کی کوششوں میں رائے ونڈ سے ملحقہ علاقوں میں سرگرم رہے۔ عمر کے آخری حصے تک خدا کے فضل سے صحت بہت اچھی تھی گاڑی خود چلاتے اور اس بات پر خوش ہوتے کہ خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں ابھی تک محتاج نہیں ہوا ہوں۔ اور جب بھی حلقہ نیاز بیگ کو ضرورت ہوتی خود گاڑی چلا کے پہنچتے اور اس کو کار خیر سمجھتے۔

والد صاحب اپنی صحت کے بارے میں ساری زندگی محتاط رہے۔ صبح فجر کے بعد لمبی سیر۔ ورزش۔ شام کی سیر آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ خوراک میں نہایت محتاط تھے۔ رات جلد سونے اور جلدی اٹھنے کی عادت بہت پکی تھی اور ساری زندگی اپنی عادات کو احسن طریقے سے نبھایا۔

والد صاحب ہمارے خاندان میں آخری بزرگ تھے اور اس ذمہ داری کو اتنی خوبی سے نبھاتے رہے کہ خاندان کا ہر فرد کسی بھی خوشی یا غمی کے موقع پر آپ کے دست شفقت کا منتظر رہتا۔ خاندان میں ہونے والے ہر رشتے اور خاندانی مسائل کو اس طرح حل کرتے کہ کسی فرد کو بھی اعتراض یا ناراضگی نہ ہونے پائے۔ اسی طرح عزیز واقارب اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے اور کوشش کرتے کہ اس کا اظہار نہ ہونے پائے۔

آج وہ ہم سے رخصت ہو چکے ہیں اور ہم سب اس جدائی پر دل برداشتہ ہیں لیکن اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ وہ ہمارے محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو تو اسے چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے کیونکہ دنیا دارالمصائب ہے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔

اکثر مصائب متنبہ کرنے کے واسطے آتے ہیں ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مصیبت نہیں سمجھتا پھر وہ بیتاب کرنے والی مصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے تو اس کے بدن کو آرام پہنچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دکھ ہو جاتا ہے ایک مصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے (کلام الٰہی) نے ہردو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔

ہماری تاریخ

دار حضرت بانی سلسلہ میں احمدی خواتین کے سکول کا افتتاح

تاریخ سلسلہ میں 17۔ مارچ 1925ء کا دن ایک قابل یادگار دن ہو گا جبکہ حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت بانی سلسلہ کے دار میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ کی بڑی بڑی بشارتیں موجود ہیں خواتین سلسلہ کی تعلیم کے لئے ایک سکول کا افتتاح فرمایا۔ حضرت صاحب کو مستورات سلسلہ کی تعلیم کا جس قدر خیال تھا۔ اس کا اظہار آپ مختلف مواقع پر فرما چکے ہیں۔ اور اسی توجہ اور خیال کا نتیجہ ہے کہ حضرت صاحب نے مستورات کی تعلیم کو ایک منظم صورت میں لانے کے لئے سکول کا افتتاح فرمایا۔ مبارک ہیں وہ خواتین جنہیں اس سکول میں داخلہ کا شرف حاصل ہوا۔ اور جو ہماری جماعت کے طبقہ اناث کی تعلیم کے لئے بطور بنیاد ہوں گی اگر اللہ نے چاہا تو۔ خدا تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت اور ارادوں میں استقلال بخشے تا وہ ان عظیم الشان ارادوں اور خواہشوں کو پورا کرنے والی ہوں جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی مستورات سلسلہ کی تعلیم کے متعلق رکھتے تھے۔ اور جو اللہ نے چاہا تو ایک دن ضرور پورے ہوں گے۔

مرکز سلسلہ میں اس سکول کا افتتاح اور اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خاص کوشش اور سعی جماعت احمدیہ کو مستورات کی تعلیم کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایسا پر اثر اسوہ ہے کہ اب جس سے ایک لمحہ بھی تغافل نہیں ہونا چاہئے......

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری

انڈیا لنک انٹرنیشنل مارچ اپریل 1997ء

پروفیسر عبدالسلام

برصغیر ہندوستان کا ایک عظیم جینیس جس کی زندگی سائنس کے لئے وقف تھی۔ پروفیسر عبدالسلام جو کہ بین الاقوامی طور پر جانے والے سائنس دان اور نوبل لاریئٹ تھے 21 نومبر 1996ء کو آکسفورڈ میں انتقال فرما گئے۔ وہ کئی سال سے ایک معذور کر دینے والی اعصابی بیماری میں مبتلا تھے۔ ان کا جسد خاکی پاکستان لے جایا گیا۔ جہاں وہ پیدا ہوئے۔ اور انہیں 25 نومبر 1996ء کو احمدیہ جماعت کے مرکز ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کا جنازہ ربوہ اور ملک کے دوسرے حصوں سے آنے والے تقریباً تیس ہزار افراد نے پڑھا۔

پروفیسر عبدالسلام ترقی پذیر ممالک کے سائنس کا علم حاصل کرنے کے زبردست حامی تھے۔ اور وہ اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں بین الاقوامی سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس کے بانی تھے۔ یہ سنٹر 1964ء میں اپنے قیام سے لے کر اب تک تیسری دنیا کے فزکس کے سائنس دانوں کو علم حاصل کرنے میں مدد دے رہا ہے۔

سائنس دان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آج سے 15۔ ارب سال پہلے جب بگ بینگ کے دھماکے کے نتیجہ میں یہ کائنات ظہور میں آئی تو قدرت کی سمٹری نے تمام طاقتوں کو متحد کر دیا۔ لیکن جوں جوں ماحول سرد ہوا یہ سمٹری ٹوٹ گئی اور یہ طاقتیں علیحدہ ہو گئیں۔ قدرت کی اس وقت تک معلوم چار طاقتیں یہ ہیں۔

1 برقی مقناطیسی قوت
2 کمزور نیوکلیر قوت
3 طاقتور نیوکلیر قوت
4 کشش ثقل

پروفیسر ڈاکٹر سلام نے کامیابی سے یہ بات ثابت کی کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور نیوکلیر فورس جو کہ اٹامک نیوکلیس میں کام کرتی ہے۔ اور بعض خاص قسم کی تابکاری کی ذمہ دار ہے دراصل ایک ہی طاقت الیکٹرو ویک فورس کے دو مظہر ہیں یہ اس صدی کی ایک عظیم دانش ورانہ کامیابی تھی۔ اس کامیابی کے نتیجہ میں پروفیسر عبدالسلام کو 1979ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام 29 جنوری 1926ء کو جھنگ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ جو کہ اس وقت انگریزی عملداری میں شامل تھا۔ ان کے والد چوہدر محمد حسین محکمہ تعلیم میں ایک افسر تھے۔ جنہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیمی دلچسپیوں میں ان کی حوصلہ افزائی کی درحقیقت ڈاکٹر سلام کی تعلیم کے دوران وہ اکیلے فیصلہ کن اثر ڈالنے والی شخصیت تھے۔ چودہ سال کی عمر میں سلام گورنمنٹ کالج لاہور میں پہنچ گئے۔ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں انہوں نے اس وقت تک کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ کر سب سے اونچا گریڈ حاصل کیا۔

انہوں نے اپنی انڈر گریجوایٹ کی تعلیم پنجاب یونیورسٹی سے مکمل کی اور اس کے بعد انگلستان کی کیمبرج یونیورسٹی میں چلے گئے۔ وہاں انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے دوران فزکس میں اپنے شاندار کام کی وجہ سے کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے سمتھ انعام دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے مشہور کیونڈش لیبارٹری میں داخلہ لے لیا۔ جس نے 1932ء میں انہیں تھیوریٹیکل فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی۔ 1951ء سے 1954ء تک انہوں نے لاہور گورنمنٹ کالج اور پنجاب یونیورسٹی میں ریاضی کے پروفیسر کے طور پر کام کیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس انگلینڈ چلے گئے جہاں انہیں 1957ء میں امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں تھیوریٹیکل فزکس کے ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بنا دیا گیا۔ اور ان سے کہا گیا کہ وہ وہاں تھیوریٹیکل پارٹیکل فزکس گروپ کی تشکیل دیں۔ یہاں انہیں ایسا مناسب ماحول میسر آگیا۔ جس میں وہ اپنی تحقیق کو جاری رکھ سکتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی بقیہ زندگی یہیں پر گزاری۔ امپیرل کالج میں ہی انہوں نے الیکٹرو ویک تھیوری کے متعلق اپنے ریاضیاتی کام کو آگے بڑھایا 1959ء میں انہیں رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا گیا۔

1955 اور 1958ء میں اقوام متحدہ کی جینوا کانفرنس اٹامک انرجی برائے پرامن استعمال کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ 1964ء سے 1975ء تک وہ اقوام متحدہ کی سائنس اور ٹیکنالوجی پر ایڈوائزی کمیٹی کے ممبر رہے۔ اسی طرح 1970-73 کے عرصہ کے لئے اقوام متحدہ کے پینل اور فاؤنڈیشن کمیٹی برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی کے ممبر رہے۔ اور 72-1971ء کے لئے اقوام متحدہ کی ایڈوائزری کمیٹی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے چیئرمین رہے۔

انہوں نے سٹاک ہالم انٹرنیشنل امن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ممبر کے طور پر بھی کام کیا اور 1972ء سے 1978ء تک پیور اور اپلائیڈ فزکس کی انٹرنیشنل یونین کے نائب صدر رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز اور تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک آف سائنٹفک تنظیم کے پریذیڈنٹ کے فرائض بھی ادا کئے۔

فزکس کے سلسلے میں ان کی کوششوں کے صلہ میں انہیں بیس انٹرنیشنل ایوارڈز اور انعامات دیئے گئے۔ ان میں سے سب سے زیادہ نمایاں انعام ہاپکنز پرائز (کیمبرج یونیورسٹی) تھا جو کہ 58-1957 سیشن میں دیا گیا۔ آدم پرائز (کیمبرج یونیورسٹی) 1958ء میں اور رائل سوسائٹی لندن کی طرف سے ہگز میڈل 1964ء میں دیا گیا۔ 1968ء میں انہیں ایٹمز برائے امن فاؤنڈیشن کی طرف سے ایوارڈ اور ایٹمز برائے امن میڈل ملا۔ 1976ء میں انسٹی ٹیوٹ آف فزکس لندن کی طرف سے گھتری میڈل اور انعام دیا گیا۔ 1977ء میں کلکتہ یونیورسٹی نے انہیں سر دیو اپرشاد سرود دکھرے گولڈ میڈل دیا۔ 1978ء میں امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے جان ٹارنس ٹاٹے میڈل 1978ء میں رائل سوسائٹی لندن کی طرف سے رائل میڈل' یونیسکو پیرس کی طرف سے 1979ء میں آئن سٹائن میڈل 1979ء میں انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی طرف سے شری آر۔ ڈی۔ برلا ایوارڈ' 1981ء میں چارلس یونیورسٹی پراگ کی طرف سے امن میڈل' اور 1983ء میں یو۔ ایس۔ ایس۔ آر اکیڈمی آف سائنسز کی طرف سے لومونوسود گولڈ میڈل دیا گیا۔ فزکس سوسائٹی لندن کی طرف سے دیا جانے والا میکس ول میڈل اور ایوارڈ سب سے پہلے انہیں کو دیا گیا۔

آپ 24 سے زیادہ اکیڈیمیز اور سوسائٹیوں کے منتخب ممبر تھے ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان' یونیورسٹی آف اسلام آباد پاکستان' یونیورسٹی آف ایڈنبرا۔ یو کے' یونیورسٹی آف ٹریسٹ اٹلی' یونیورسٹی آف استنبول ترکی' گورونانک دیو یونیورسٹی' امرتسر انڈیا' مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا' ہندو یونیورسٹی وارانسی انڈیا' یونیورسٹی آف چٹاگانگ بنگلہ دیش' یونیورسٹی آف برسٹل' یو۔ کے' یونیورسٹی آف میڈوگوری نائیجریا' دی سٹی یونیورسٹی آف نیویارک یو۔ ایس۔ اے' دی یونیورسٹی آف کیمبرج یو۔ کے' یونیورسٹی آف گوٹن برگ۔ سویڈن

پروفیسر عبدالسلام احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ جب بھی لندن میں ہوتے تو بیت الفضل لندن آتے جو کہ ان کے پٹنی میں واقع مکان کے نزدیک تھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب انہیں علم ہوا کہ انہیں نوبل پرائز کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے وہ لندن (بیت) میں گئے اور نوافل ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کئی دفعہ بین الاقوامی احمدیہ جماعت کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقات کی تاکہ وہ (کلام الٰہی) کی آیات کے گہرے مطالب سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ ڈاکٹر سلام ہمیشہ کلام الٰہی سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔

اپنی ایک کتاب میں وہ لکھتے ہیں:۔

دین حق اور نیچر کے مطالعہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ قوانین قدرت کا مطالعہ اور ان کے عمل کے متعلق معلوم کرنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

انہوں نے ترقی پذیر ممالک اور پاکستان کی سائنسی تعلیمی پالیسیوں اور ایلیمنٹری پارٹیکلز کی فزکس کے بارے میں تقریباً 250 سائنٹفک مضامین لکھے۔ ان کی دو کتابیں سائنسی حلقوں میں بہت اچھی طرح جانی جاتی ہیں۔ پہلی کتاب ماڈرن فزکس میں سمٹری کنسپٹ (Symmetry Concept) جو کہ اٹامک انرجی کمیشن لاہور نے 1966ء میں شائع کی اور دوسری اسپیکٹس (Aspects) آف کو انٹم میکانکس جو کہ کیمبرج یونیورسٹی پریس نے 1972ء میں شائع کی۔

پروفیسر عبدالسلام کو اپنے وطن جس میں وہ پیدا ہوئے یعنی پاکستان سے از حد محبت تھی اور اس میں سائنسی علوم پھیلانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی پاکستان کے اخبار ڈیلی ڈان کے 22 نومبر 1996ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

"میں کبھی بھی یہ نہیں سمجھ سکا کہ باوجود اس کے کہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کو درحقیقت جلاوطن کر دیا گیا تھا ان کو اپنے ملک جس میں وہ پیدا ہوئے تھے سے کیوں اتنی محبت تھی۔ مجھے وہ وقت اچھی طرح یاد ہے جب قائد اعظم یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ نے ڈاکٹر سلام کے نوبل پرائز حاصل کرکے بعد ان کو ایک لیکچر دینے کے لئے اپنے ہاں دعوت دینے کا خیال کیا۔ لیکن ایک ہنگاموں کی ماہر مذہبی سیاسی پارٹی کے طلباء کی تنظیم نے یہ دھمکی دی کہ اگر وہ قائد اعظم یونیورسٹی کے کیمپس میں آئے تو وہ تشدد کا استعمال کریں گے اس پر اس خیال کو ترک کر دیا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کئی امور کے باوجود ڈاکٹر سلام نے کبھی کسی قسم کی تلخی کا اظہار نہ کیا اور اپنے ملک کے لئے وہ جو کچھ بھی کر سکتے تھے کرتے رہے۔

پاکستان فرائی ڈے ٹائمز نومبر 28۔ دسمبر 4۔ 1996ء) کے پرچہ میں ان کے تعزیت نامے میں خالد احمد لکھتے ہیں:۔

جب ڈاکٹر سلام کے خلاف اسلام آباد میں مظاہرہ ہوا تو وہاں کی نیورسٹی نے ان کا داخلہ کیمپس میں ممنوع قرار دے دیا۔ اور پاکستان ٹیلی ویژن کو ان کے خطاب میں سے کلمہ کو ختم کرنا پڑا۔ اگر ان کا ادا کیا جانے والا کلمہ سنسر نہ کیا جاتا تو انہیں قادیانی ہونے کی وجہ سے چھ ماہ کے لئے جیل بھیجا جا سکتا تھا۔ جس وقت پاکستان میں جنرل ضیاء کا دور حکومت تھا اس وقت ڈاکٹر سلام نے اس ملک کا متنازعہ دورہ کیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے سکول ٹیچر کی تلاش میں ہندوستان پہنچے تھے۔ وہاں ان کا استقبال زیادہ مخلصانہ تھا۔ انہوں نے اپنا نوبل میڈل اتارا اور اسے اپنے ابھی تک کے زندہ پرائمری سکول کے ٹیچر کے گلے میں ڈال دیا۔

1990ء سے پہلے جبکہ ابھی مغربی میڈیا نے پاکستان کو بطور ناکام ریاست کے پیش کرنا شروع نہیں کیا تھا اس ملک کے علامہ اقبال اور قائد اعظم کے پیش کردہ روشن خیال اور ماڈرن ملک کے تصور سے پیچھے ہٹنے کے آثار پیدا ہونے لگے تھے۔ آج ملک کی ذہنی صلاحیتیں فرسودہ اور دقیانوسی ہیں۔ اس کے تعلیم یافتہ بڑے بڑے لوگ بھی ابھی تک متعہ۔ حلالہ اور ولی جیسے موضوعات پر بحث و تمحیص میں لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ انہیں اپنے ملک کے تعلیمی اداروں میں سائنسی تعلیم کی خطرناک حد تک گراوٹ پر متفکر ہونا چاہئے تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر سلام ہمارے لئے غلط وقت پر غلط آدمی کی حیثیت رکھتے تھے۔

ایک اور مشہور قلم کار مسعود حسن فرائی ڈے ٹائمز کے اسی شمارے میں لکھتے ہیں۔

میں حد نظر تک افق پر کوئی اور ڈاکٹر سلام نہیں دیکھتا۔ اس ہفتہ کے روز جب ڈاکٹر سلام کو ربوہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31133 میں فاطمہ بی بی زوجہ مرزا محمد شریف قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسیوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- فریج مالیتی-/8000 روپے- 2- واشنگ مشین مالیتی-/1000 روپے- 3- سلائی مشین مالیتی-/600 روپے- 4- حق مہر-/2000 روپے- 5- نقد رقم-/8000 روپے- اور زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی-/15000 روپے- کل جائیداد-/34600 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ فاطمہ بی بی ساکن موسیوالی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد وصیت نمبر 29479 گواہ شد نمبر2 محمد اقبال موسیوالہ ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر31134 میں انور احمد مبشر ولد مولوی روشن دین صاحب قوم دھاریوال پیشہ مزدوری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زرعی زمین برقبہ 3 کنال 6 مرلہ واقع مرل ضلع سیالکوٹ مالیتی-/38000 روپے- 2- پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع مرل ضلع سیالکوٹ-/20000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ انوار احمد مبشر ساکن مرل P/O پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 اعجاز احمد سیکرٹری وقف جدید جماعت مرل ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر31135 میں محمد نواز ولد چوہدری اللہ دتہ قوم جٹ ساہی پیشہ زمیندارہ عمر78 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-2-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1-12-1- ایکڑ زرعی زمین واقع چاہ پھیروانہ جنڈو ساہی روڈ مالیتی-/1200000 روپے-2-100-2- ایکڑ زرعی زمین بنجر واقع تحصیل و ضلع راجن پور مالیتی-/200000 روپے- 3- مکان برقبہ اڑھائی مرلہ واقع گلی ٹبے والی محلہ چوہدریاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ- مالیتی-/20000 روپے- 4- نقد بینک میں-/200000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/1620000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/36000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد نواز گلی ٹبے والی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ارشد محمود ساہی ایڈووکیٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 مرزا محمد صدیق ڈسکہ ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر31136 میں حسین بی بی بیوہ میاں اللہ دتہ قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت 1940ء ساکن فتوپورہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- نقد /50000 روپے- اور حق مہر وصول شدہ-/1000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ حسین بی بی ساکن فتوپورہ گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود امیر جماعت گجرات وصیت نمبر25364-

مسل نمبر31137 میں ڈاکٹر مبارک احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم سندھو پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان برقبہ 5 مرلہ واقع فتوپورہ گجرات مالیتی-/600000 روپے-2- پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع کالو پورہ گجرات-/70000 روپے- 3- مکان برقبہ 2 مرلہ واقع گڑھی احمد آباد گجرات مالیتی-/60000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/15000 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ڈاکٹر مبارک احمد محلہ فتوپورہ گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود وصیت نمبر 25364 امیر جماعت احمدیہ گجرات-

مسل نمبر31138 میں نذیر بیگم زوجہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ فتوپورہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع چھنیاں نزد ربوہ مالیتی-/25000 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی-/20000 روپے-3- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/8000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/53000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نذیر بیگم محلہ فتوپورہ گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود امیر جماعت احمدیہ گجرات وصیت نمبر25364-

مسل نمبر31139 میں طلعت عنبرین بنت ڈاکٹر مبارک احمد صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتوپورہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ طلعت عنبرین محلہ فتوپورہ گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود امیر جماعت وصیت نمبر25364 گجرات-

مسل نمبر31140 میں مسز نسیم مبارک زوجہ چوہدری مبارک احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ شاہ حسین گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- ترکہ والد 10 کنال زمین واقع چک نمبر 276/ر-ب ضلع فیصل آباد مالیتی-/125000 روپے- 2- زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی-/75000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مسز نسیم مبارک محلہ شاہ حسین گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود وصیت نمبر25364 امیر جماعت گجرات-

مسل نمبر31141 میں مصباح طارق زوجہ چوہدری محمود احمد طارق قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ شاہ حسین گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 8 تولہ مالیتی-/45000 روپے- اور حق مہر بذمہ خاوند محترم-/10000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مصباح طارق B/797-9 محلہ شاہ حسین عید گاہ روڈ گجرات گواہ شد نمبر1 مظفر احمد منصور وصیت نمبر18282 گواہ شد نمبر2 طارق محمود وصیت نمبر25364-

مسل نمبر31142 میں راشدہ انجم بنت محمد عبداللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بزرگوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

مارکیٹ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- نقد رقم-/25000 روپے۔2- زیورات وزنی 15گرام 400 ملی گرام مالیتی-/7469 روپے۔ 3- انگوٹھی مالیتی-/3200 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راشدہ انجم بنت محمد عبداللہ PO بزرگوال مارکیٹ ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 محمد خان C/O میڈیکل سٹور بزرگوال ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 رفیق احمد ساکن بزرگوال ضلع گجرات۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ثناء اللہ شبلی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا بیٹا مکرم لطف الرحمان ناز صاحب جنرل مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان قاہرہ مصر گزشتہ کئی ماہ سے بعارضہ بخار نمونیہ بیمار ہیں۔ جو نہایت پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ عائشہ تنویر صاحبہ بنت محمد صدیق شاکر صاحب آف لاہور 5- اپریل کو موٹر سائیکل کے ساتھ ٹکر کے نتیجہ میں شدید زخمی ہو گئیں اور دائیں ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سبزہ زار راولپنڈی قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عنایت علی صاحب (عنایت اینڈ سنز آپٹیشنز اوکاڑہ) والد مکرم کرنل ظفر علی صاحب (ریٹائرڈ) بقضائے الٰہی 97-4-17 کو انتقال فرما گئے ہیں۔ موصوف نے امرتسر سے اپنے خاندان سے تنہا قبول حق کی سعادت پائی احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری انس احمد صاحب ولد چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب آف چک نمبر 121-ج-ب گوکھوال فیصل آباد مورخہ 97-4-20 کو فیصل آباد میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی عمر قریباً چالیس سال تھی۔ آپ مقامی جماعت کے مخلص رکن تھے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران ملتان۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لودھراں اور خانیوال کے اضلاع میں آرہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 9- مئی 1997ء

4-00 رات- اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ گوجرانوالہ (فائنل)۔
6-30 الزامات کے جوابات۔ حضرت صاحب کی طرف سے 94-3-29- حصہ 26۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ۔ محفل حمد و نعت۔ ترتیب از جامعہ احمدیہ ربوہ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
2-50 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن- یو-کے- 97-5-9۔
6-15 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-15 کمپیوٹر ہر ایک کے لئے حصہ 8۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 سواحیلی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

ہفتہ 10- مئی 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-5-9) از بیت الفضل لندن یو-کے۔
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کمپیوٹر سب کے لئے- حصہ 8۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- اطفال ریلی پاکستان۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (97-5-9)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو-کے- (97-5-9)
12-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
12-45 لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس۔
2-50 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ- بیت الفضل لندن یو-کے۔
6-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-5-10)
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 1

کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ عبادتوں میں روزوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے۔

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھانا چاہئے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو تو اسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ پھر کرو حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جب مشق ہو جائے گی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہ پیش آئے گی لیکن اگر تم یہ کہو کہ کمزوری دور کر کے پھر اسے کرنا شروع کریں گے۔ تو پھر نہیں کر سکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مدنظر رکھنا چاہئے۔ کانٹے مدنظر نہیں ہونا چاہئیں۔ ان کو نکالنے نہ بیٹھ جاؤ۔ بلکہ ان کو دور کرو۔ جس طرح راستہ چلتا ہوا مسافر جھٹکا دے کر اپنا دامن چھڑا لیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہ جہاں پہنچ کر انسان ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔

(از خطبہ 2- دسمبر 1921ء)

○○○

بقیہ صفحہ 5

میں دفن کیا جائے گا تو مجھے ایک اور مسئلہ کھڑا ہوتے نظر آرہا ہے۔ کیا انتظامیہ ان کے کتبہ کو سنسر کرے گی تاکہ اس بات کا یقین کر لیا جائے کہ اس میں خدا' اس کے رسول' اور اسلام کے بارے میں کوئی قابل اعتراض حوالہ نہ ہو۔ آپ کو شائد اس بات کا علم نہ ہو لیکن اس مقبرہ جہاں اس فرقہ کے رہنما مدفون ہیں' جن کے نام ہم نہیں لے سکتے۔ ان کے کتبوں سے ان باتوں کو جو اسلام سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کو انتظامیہ اسلام کے خلاف سمجھتی ہے ان کو مٹا کر ان کی بے حرمتی کی گئی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا برصغیر ہند میں پیدا ہونے والے ایک عظیم دانش ور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کے دل میں ایک امنگ تھی کہ وہ ایک بہتر دنیا پیدا کر سکیں۔ انہوں نے اس بات کو پا لیا تھا کہ ترقی پذیر ممالک میں ترقی کی کمی کے مسائل صرف اسی طرح حل ہو سکتے ہیں کہ ان ممالک کے لوگ پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جائیں' سائنسی علوم حاصل کریں اور پھر ان علوم کو اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے استعمال کریں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3 - مئی- 1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ برطانیہ میں ہونے والے عام انتخابات میں حکمران ٹوری پارٹی کو ڈیڑھ سو سال میں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا جبکہ لیبر پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئی۔ کنزرویٹو پارٹی کے اٹھارہ سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو گیا اور برطانوی عوام کے لئے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ لیبر پارٹی کو برطانوی تاریخ میں سب سے بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیبر پارٹی کے لیڈر اور برطانیہ کے نئے وزیر اعظم ٹونی بلیئر دو سو سال میں کم عمر ترین وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ لیبر پارٹی نے ٹوری پارٹی کے کئی مضبوط حلقے بھی چھین لئے سکاٹ لینڈ میں ٹوری پارٹی کا صفایا ہو گیا۔ سابقہ وزیر اعظم جان میجر اپنی نشست تو جیت گئے لیکن ان کی کابینہ کے چھ وزراء ہار گئے۔ ان میں وزیر خارجہ اور وزیر دفاع بھی شامل ہیں۔ سابق وزیر اعظم جان میجر نے اپنی پارٹی کی شکست کو تسلیم کرتے ہوئے ملکہ انگلستان کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

○ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ لیبر پارٹی کی فتح سے برطانوی عوام کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ہم معیشت مستحکم بنائیں گے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عوام کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں مدد دینا ہمارا فرض ہے اور اس سلسلے میں ہم اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گے۔

○ پاکستانی نژاد لیبر پارٹی کے امیدوار محمد سرور الیکشن جیت کر برطانوی پارلیمنٹ کے پہلے مسلمان ممبر بن گئے ہیں۔ ان کا تعلق فیصل آباد کے ایک سفید پوش خاندان سے ہے لیکن اب شمار برطانیہ کے امیر ترین ایشیائیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے گلاسگو کے حلقہ سے کامیابی حاصل کی ہے۔ 45 سالہ محمد سرور نے انتخاب میں 44 فی صد ووٹ حاصل کئے۔ محمد سرور کے انتخاب کو مسلمانوں کے لئے تاریخی اہمیت قرار دیا جا رہا ہے۔

○ برطانیہ کی پارلیمنٹ میں کل 659 نشستیں ہیں۔ جن میں سے 628 کے نتائج سامنے آ چکے ہیں ان میں سے لیبر پارٹی کو 417 سیٹیں ملی ہیں اور کنزرویٹو پارٹی کو 166 سیٹیں ملی ہیں جبکہ لبرل ڈیموکریٹس کو 45 سیٹیں ملی ہیں۔ تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ عمران خان کے سسر سر جیمز گولڈ سمتھ جنہوں نے اس الیکشن سے پہلے نئی ریفرنڈم پارٹی بنائی تھی بھی لیبر پارٹی کے امیدوار کے ہاتھوں ہار گئے۔ یہ سیٹ پہلے ٹوری پارٹی کی محفوظ نشست سمجھی جاتی تھی۔ اسی طرح لیبر پارٹی نے شمالی لندن میں مسز تھیچر والی نشست بھی جیت لی۔ یہ نشست مسلسل گیارہ برس تک مسز تھیچر کے پاس رہی تھی۔

○ الیکشن میں شکست کے بعد برطانوی سابق وزیر اعظم جان میجر نے کنزرویٹو پارٹی کی قیادت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مغربی دنیا میں ہم سب سے زیادہ عرصہ اقتدار میں رہے ہیں لیکن ماننا چاہئے کہ اس دفعہ ہمیں ٹھوس اور واضح شکست ہوئی ہے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان کو قرضوں کی واپسی کے سلسلے میں کوئی بڑی دقت نہیں اور نہ ڈیفالٹ کا خطرہ ہے۔ ہم نے نگران دور میں لئے گئے زیادہ سود والے قرضے واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نجکاری سے حاصل ہونے والی رقم ادائیگی کے لئے خرچ ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ سابق دور میں پاور پلانٹس سمجھوتوں کا جائزہ لینے والی کمیٹی یہ دیکھے گی کہ ان پر صحیح عملدر آمد ہو رہا ہے یا نہیں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ آیا ماحول کے حوالے سے سمجھوتوں کی شقوں کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی۔ صنعتوں کی بحالی کے بعد مزید پاور پلانٹس لگانے پڑے تو اس کمپنی کو مزید پاور پلانٹ لگانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایف۔ آئی۔ اے۔ سمیت کسی ایجنسی کو فارن کرنسی اکاؤنٹس کی تحقیقات کی اجازت نہیں دی گئی۔

○ وائس ایڈمرل فصیح بخاری پاک بحریہ کے نئے سربراہ بنا دئے گئے ہیں۔ عہدہ سنبھالنے پر فصیح بخاری کو ایڈمرل کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی۔ نئے نیول چیف نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد صدر پاکستان اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ فصیح بخاری کی امیر البحر کے طور پر تعیناتی کے بعد سپر سیڈ ہونے والے وائس ایڈمرل جاوید اقبال نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے سے جونیئر افسر کو بحریہ کا سربراہ بنا دینے سے میرے لئے مزید ذمہ داریاں انجام دینا ممکن نہیں۔ تاہم نئے سربراہ نے ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا اور ان سے کہا کہ وہ بحریہ کی تشکیل نو میں ان کی مدد کریں۔ اور ملک کے وسیع تر مفاد میں اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔

○ وزیر خارجہ پاکستان گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان میں امن کے لئے کانفرنس بلائے گا۔ جو جون میں ہونی متوقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ روس اور چین کو اطلاع دے دی گئی ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ افغان دھڑے بھی مثبت جواب دیں گے۔

○ حکومت نے ضیاء القاسمی سمیت 36 علماء پر جھنگ میں داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

○ سندھ میں بعض سرکاری افسروں کے تبادلوں کے سلسلے میں حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ یہ صوبائی امور میں مداخلت کے مترادف ہے اور ایم کیو ایم کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔

○ سندھ میں لانڈھی پولیس نے ایم کیو ایم حقیقی کے ایک کارکن ہاشم کے قتل کے الزام میں ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی ہارون صدیقی سمیت چار افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ واضح رہے کہ ایم کیو ایم حقیقی کے کارکن ہاشم کو بدھ کی صبح فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں عوام کا تحفظ عزیز ہے اس لئے ہم دہشت گردوں کے خلاف انتہائی اقدام سے گریز نہیں کریں گے۔ علماء کے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ علما اپنا کردار ادا کریں۔ میاں شہباز شریف 5۔ مئی کو دو متحارب فریقوں سپاہ محمد اور سپاہ صحابہ سمیت مختلف مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی عالیہ مبارک کا نام تبدیل کر کے تمیدہ مبارک رکھ لیا ہے آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
مبارک احمد 19/18 دار الرحمت وسطی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4.30 تا 6.30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

تیس سے جدید اور روایتی زیورات
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک ایم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX· 534

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بایوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: 771
فیکس: 212299

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کے لئے خادم
• ڈرائیور (تجربہ کار) عمر 40 تا 50 سال
پتہ برائے رابطہ:-
میاں بھائی
پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514
7932515
7932516

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379